تعالیٰ سعیہم دانستم والعلم عند اللہ سبحانہ' حق سبحانہ' وتعالیٰ ماراوشمارا ظاہراو باطنا بر جادۂ شریعت مصطفویہ علیہ الصلوۃ والسلام استقامت عطافرماید واز شر نفس امارہ' ومکائد شیطان نجات بخشد وتوفیق آں کارد ہد کہ خودش بآں رضامند گردد۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ وجہ تاخیر جواب خط نا اعتدالی طبعم بود۔

احقر عبدالستار عفی عنہ

معاصر اخبارات ورسائل کی نگاہ میں ماہنامہ الحق کی قدر ومنزلت اور پذیرائی

روزنامہ جنگ راولپنڈی

ماہنامہ الحق' سالانہ چندہ چھ روپے' فی پرچہ پچاس پیسے۔ دفتر ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور) کے دارالعلوم حقانیہ کے اکابر کی نگاہ میں مرکز علوم دینیہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) کا پاکستان میں قائم مقام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس دارالعلوم کے چلانے کا سہرا حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب مدظلہم کے سر ہے۔ جو نہ صرف یہ کہ خود اپنی ذات میں ایک انسائیکلوپیڈیا ہیں بلکہ مجسم علم وعمل ہیں۔ علماء دیوبند کی نگاہ میں ان کا شمار بڑوں میں ہوتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے جواں سال صاحبزادہ مولانا سمیع الحق صاحب کی ادارت میں تبلیغ حق اور نشر واشاعت علوم اسلامیہ کی غرض سے یہ ماہنامہ پابندی کے ساتھ چل رہا ہے۔ جنوری ۱۹۶۶ء سے جون ۱۹۶۶ء تک کے تمام شمارے سامنے ہیں۔ ہر شمارہ کو دیکھنے کے بعد بے پڑھے رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ مضامین کی ترتیب اور چناؤ نہایت سلیقہ مندی سے کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ' حضرت مولانا تھانویؒ' حضرت قاری محمد طیب' حضرت مولانا شمس الحق افغانی' حضرت مولانا عبدالحق' حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ' مولانا سید ابوالحسن علی ندوی' شیخ مصطفیٰ السباعیؒ' حضرت شیخ اکبرؒ' مولانا عبداللہ درخواستی' حضرت امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ' حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور قاری سعید الرحمان وغیرہم کے اسماء گرامی سے ہی مضامین کو پختگی اور بلندی کا انکار ممکن نہیں۔ الحق کو ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اور مضامین کی عمدگی کے سبب بار بار پڑھنے سے بھی انسان کوفت محسوس نہیں کرتا' کیا ہی اچھا ہو اگر مولانا سمیع الحق صاحب اس ماہنامہ میں فقہی مسائل وفتاویٰ پر مشتمل ایک مستقل باب کا اضافہ کردیں۔ اور اس میں دارالعلوم حقانیہ کے دارالافتاء کے فتاویٰ مستقل شائع فرمادیں۔ اللہ کرے کہ ہماری یہ بات شرف قبولیت حاصل کر پائے۔ آمین۔ ہم اس رسالہ کی خریداری کے لئے ہر دین پسند کو سفارش کرتے ہیں' ہماری نگاہ میں اس رسالہ کا باقاعدہ مطالعہ عالم' عامل بنانے میں حد درجہ معاون ومددگار ثابت ہوگا۔ (حافظ ریاض احمد اشرفی

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۶ جون ۶۶ء)

مولانا کوثر نیازیؒ ہفت روزہ شہاب لاہور:

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پاکستان کی مشہور و معروف دینی درسگاہ ہے اور تقریباً اٹھارہ سال ہے تشنگانِ علم و معرفت اس سرچشمہ انوار سے اپنی روحانی پیاس بجھا رہے ہیں۔ دارالعلوم کے مہتمم صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہٗ اس وقت خدا کے فضل و کرم سے ہمارے گنتی کے چند اکابر علماء میں سے ایک ہیں۔ اور اپنے علم و فضل خلوص وللّٰہیت کے اعتبار سے اہل دین انہیں مغتنمات زمانہ میں شمار کرتے ہیں۔ ''ماہنامہ الحق'' اس دارالعلوم سے انہیں عالم ربانی کے سرپرستی میں نکلا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ بڑی آن بان سے نکلا ہے۔ اہل مذہب کے بارے میں عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ لوگ نفاست اور ذوق جمال سے عاری اور جدید طباعت کے حسن کے قدردان نہیں ہوتے' خوشی ہے کہ الحق نے اس مفروضہ کی اپنے علم سے تردید کردی ہے جس میں اکابر سلف کے نوادرات کی جھلکیاں اور جدید مسائل پر دورِ حاضر کے متبحر علماء کے تبرکات بھی شامل ہیں اور دوسری طرف ظاہری۔ جو سفید کاغذ اور طباعت کے اعلیٰ معیار سے عبارت ہے۔ اب تک اس نوزائیدہ جریدہ کے پانچ سات شمارے ہماری نظر سے گزرے ہیں جن میں علمی و دینی نقطہ نظر سے نہایت بیش قیمت موادِ مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ ہم حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی خدمت میں ''الحق'' کے اجراء پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ نہایت گرمجوشی سے اس جریدہ کا استقبال کریں۔ (یکم مئی ۱۹۶۶)

ہفت روزہ صدق جدید۔ لکھنؤ:

الحق سرپرست شیخ الحدیث مولانا عبدالحق۔ ۶۴ صفحات' قیمت سالانہ چھ روپے۔ فی پرچہ پچاس پیسے۔

ایک دینی درسگاہ کا دینی و علمی ماہنامہ جو مذہبی ہونے کے باوجود خشک اور نرا مولویانہ نہیں۔ خاصہ دلچسپ شگفتہ اور پُر معلومات ہے۔ پیش نظر نمبر (ذی الحجہ۔ اپریل) میں مولانا شمس الحق حقانی (افغانی) کا ضرورت دین پر خاص طور پر مغز نظر آیا۔ (مولانا عبدالماجد دریا آبادی۔ صدق ۳ رجون صفحہ ۶)

روزنامہ ''الجمعیۃ'' دہلی:

ہندوستان کا قدیم اور مشہور اخبار اور جمعیت العلماء ہند کا ترجمان روزنامہ ''الجمعیۃ'' دہلی اپنے سنڈے ایڈیشن مجریہ ۴ستمبر صفحہ ۶ پر رقمطراز ہے:

''حضرت مولانا عبدالحق صاحب اور ان کے رفقاء مستحق مبارکباد ہیں کہ جس طرح یہ حضرات اکوڑہ خٹک پشاور میں دارالعلوم حقانیہ جیسا علمی مرکز قائم کر کے سینکڑوں تشنہ لبوں کو علم مولیٰ کے آبِ حیات سے سرشار کر رہے ہیں جس طرح وعظ و تذکیر کے ذریعہ حفاظتِ دین اور اشاعت علوم نبوت کا فرض انجام دے رہے ہیں۔ ایسے ہی اپنی تصنیفی

اور صحافی صلاحیتوں کے ذریعہ بھی اشاعتِ علم اور افاضہ وافادہ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ''ماہنامہ الحق'' ان حضرات کے اس ہمہ گیر جذبہ کی متحرک تصویر ہے، اس رسالہ کے چند نمبروں کے مطالعہ کا موقع ملا، بیشک یہ رسالہ دورِ حاضر کے مطلق العنان جدت پسندوں کے لئے کوئی جاذبیت نہیں رکھتا۔ لیکن امت خیر الوریٰ ﷺ کے جن اصلاح پسندوں اور سچے ہمدردوں کی فرمائش پورا عالمِ انسانیت سے یہ ہے۔ ع لَوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو۔ ان کے لئے یہ رسالہ تسکین حیات ہے، جو علمی جواہر پاروں سے آراستہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم دوست حضرات کو توفیق بخشے کہ وہ اس کی پوری پوری قدر کریں، سالانہ چندہ چھ روپے، غیر ممالک سے ۱۶ شلنگ۔

برصغیر کی سب سے بڑی دینی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کا آرگن ماہنامہ دارالعلوم ستمبر (ستمبر ۱۹۶۶) کے شمارہ میں رقمطراز ہے:

''رسالہ الحق مغربی پاکستان کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ کا علمی، دینی ترجمان ہے، جس نے متنوع مضامین، جدتِ ترتیب، حسن کتابت وطباعت اور اپنے اعلیٰ نظریات کے لحاظ سے اپنا نیا معیار قائم کیا ہے۔ پاکستان اس وقت اردو صحافت کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اور وہاں سے ایسے علمی، دینی، ادبی اور فنی رسائل واخبارات بڑی کثرت سے شائع ہو رہے ہیں جو اپنے ٹھوس مضامین اور ظاہری آرائش ترتیب میں اپنی مثال آپ ہیں، لیکن ان رسائل وجرائد میں الحق کا بھی ایک خاص مقام ہے، ہمارے بزرگ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ کے فرزند گرامی مولانا سمیع الحق صاحب نے الحق کے اجراء اور اس کی ادارت سے صحافت وادب کے میدان میں اپنی خاص صلاحیتوں کا اظہار کیا ہے۔ ہم اس ہونہار جریدہ کی طوالتِ عمر اور شاندار مستقبل کے خواہاں اور اہلِ ذوق سے اس کی خریداری اور اعانت کی پُرزور سفارش کریں گے۔ حلقہ اہل علم نے ایسے جرائد کی حوصلہ افزائی کی تو انشاء اللہ پاکستان میں دینی نظریات اور اقدارِ اسلامی کو بڑی مدد ملے گی۔''

ہفت روزہ الاعتصام لاہور

زیرِ تبصرہ پرچہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلّہ، دیوبندی مکتب فکر کا حامل ہے۔ زیر سرپرستی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ شائع ہو رہا ہے۔ ہمارے سامنے اس وقت مئی ۱۹۶۶ء کا شمارہ ہے جو ظاہری و باطنی خوبیوں کا مرقع ہے۔ پرچے میں مندرجہ ذیل عنوانات پر مختلف اہلِ علم کے رشحات فکر بکھرے ہوئے ہیں۔ نقشِ آغاز، مقالات، تاثرات، ہمارے اسلاف، یادرفتگان، تاریخ وسیر، ادبیات، تنقید ومحاسبہ وغیرہ۔ نقشِ آغاز میں مولانا سمیع الحق صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ مسلمان من حیث القوم ''حیا'' سے دستبردار ہو چکی ہے۔ جس کا نمونہ صدر لیوشاؤچی کے استقبال کے وقت مسلمان لڑکیوں کا سڑکوں پر بے پردہ رقص وسرود اور ناچ گانوں کی شکل میں سامنے آیا۔ دوسرے شذرے میں مغربی پاکستان کے بچوں کی بہبود کونسل کی چیئر مین بیگم وقار النساء کے بیان پر تنقید کی

ہے۔ کہ کونسل عنقریب ''بن باپ'' بچوں کو پالنے کے لئے ایک پرورش گاہ قائم کرے گی۔ اس کا آخری فقرہ ملاحظہ فرمائیے: سبحان اللہ تاریخ پاکستان کا بدترین المیہ اور شرمناک باب' حلال پیداوار کو تو آنے سے پہلے روک دو اور حرام پیداوار کی کفالت وتربیت کے لئے پرورش گاہیں اور مراکز قائم کرو۔ بانی دارالعلوم مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کا مقام شہادت کے عنوان سے ایک قیمتی مقالہ ہے جس میں آپ نے شہادت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے اور بتایا ہے کہ صحابہ کرامؓ میں شہادت کا شوق کس قدر تھا۔ اسلامی معاشیات کے نام سے مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ کا ایک مضمون اسلام کے اقتصادی نظام سے شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ جس میں قمار' سٹہ' احتکار سٹہ پر دینی نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے۔

ادارہ الحق کے رفیق اعزازی مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی کا ایک مضمون اسلام کا تصور نبوت' بھی شامل ہے' علاوہ ازیں مسائل علمیہ اور تلخیص وتراجم کے لئے بھی بعض صفحات وقف کئے ہوئے ہیں۔ شیخ مصطفیٰ سباعی کے مضمون کا ترجمہ بعنوان ''دیارِ محبوب کا ایک سفر'' ادارہ الحق کی طرف سے دیا گیا ہے۔ افکار وتاثرات کے نام سے قارئین کے خیالات کو پیش کیا گیا ہے۔ پہلا خط مولانا عبدالرزاق صاحب سنگین کا ہے جس میں حکومتِ پاکستان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ریڈیو سے پرویز کے درسِ قرآن کا فیصلہ نامسعود ہے۔ اسلامی دنیا کا تعارف بھی اس پرچے میں نہایت قیمتی معلوم ہوتا ہے غرضیکہ پرچے میں تنوع اور محنت نمایاں نظر آتی ہے۔

<u>پروفیسر محمد سرور' ماہنامہ الرحیم' حیدرآباد:</u>

الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی ودینی ترجمان ہے۔ جو اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور) سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق بانی ومہتمم دارالعلوم حقانیہ کی زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے۔ اس وقت ماہنامہ الحق کی جلد نمبر ۱ کا چوتھا اور پانچواں شمارہ ہمارے پیش نظر ہے۔ الحق کی سب سے پہلی چیز جو قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے' وہ اس کی اچھی کتابت وطباعت اور اس کا بڑی خوش سلیقگی سے مرتب کرنا ہے۔ اس کے بعد اس کی دوسری دل کو کھینچنے والی چیز اسکے مندرجات ہیں اور اس سلسلے میں خاص بات یہ ہے کہ مضامین بلند پایہ علمی معیار کے علاوہ ان کی زبان ان کا اسلوب بیان بڑا شستہ اور منجھا ہوا ہے۔ نیز شذرات میں وقتی مسائل پر بڑی سنجیدگی سے اظہارِ خیال کیا جاتا ہے' بیشک قرارداد تاشقند پر ہمارے دینی رسائل نے تبصرہ کیا ہے لیکن الحق نے اس پر جس طرح رائے زنی کی ہے' ہمارے نزدیک اس میں دوسرے تمام رسائل سے کہیں زیادہ صحیح اسلامی روح کی ترجمانی کی گئی ہے۔ ہم اکوڑہ خٹک سے شائع ہونے والے اس رسالے کا خلوص دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ رسالہ تمام دینی وعلمی حلقوں میں مقبول ہوگا' اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ (مارچ ۱۹۶۶)